خلیفۂ اوّل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب و فضائل

غایۃ التحقیق

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں قادری بریلوی قدس سرہٗ

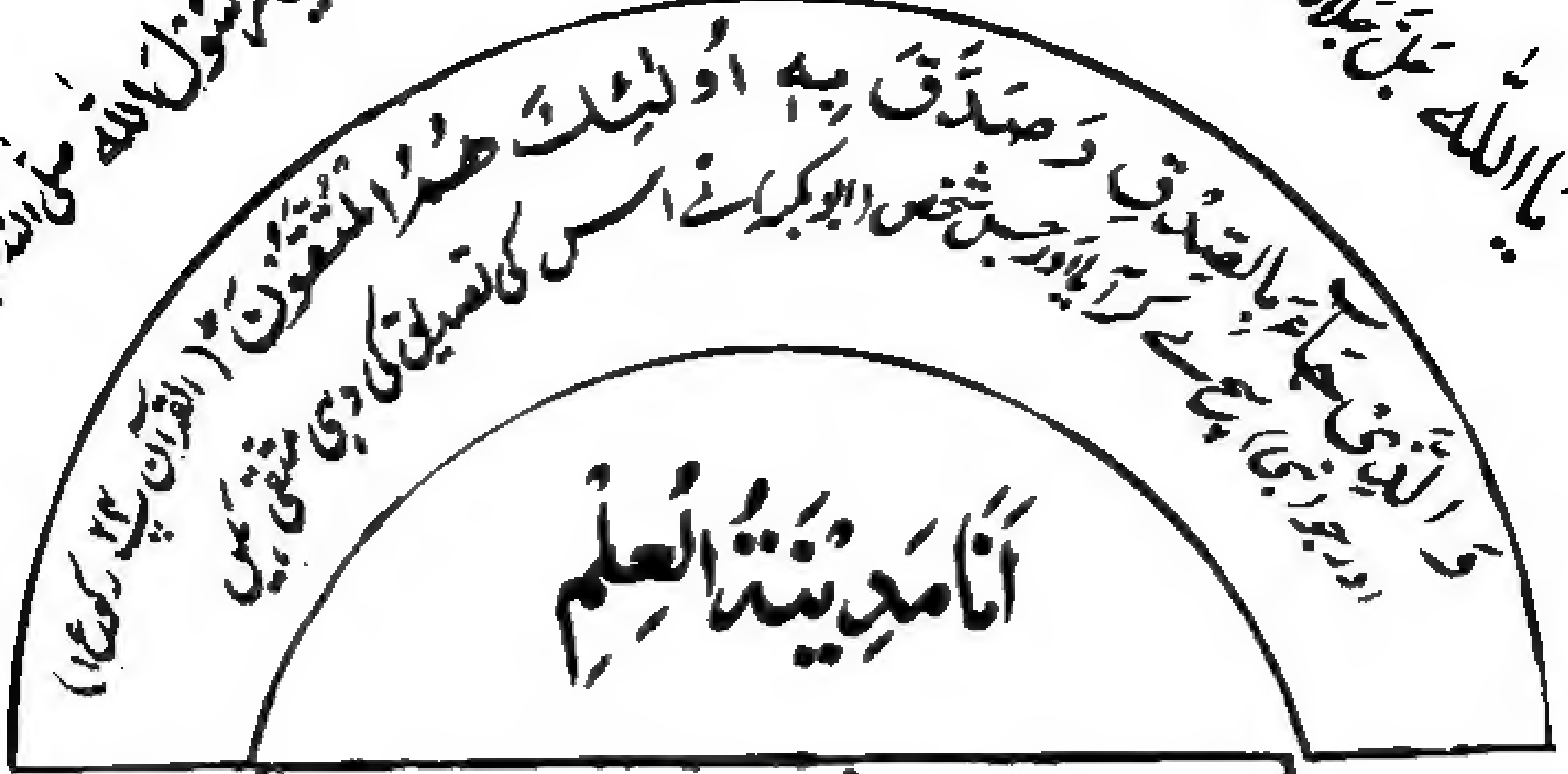
جماعتِ اہل سنّت پاکستان چکوال

مدرسہ اسلامیہ اشاعت العلوم چکوال جہلم،

حق چاریار

یا اللہ جل جلالہ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم



وَابُوبَکْرٍ اَسَاسُهَا	الحدیث رواہ الدیلمی	وَعُمَرُ حِیْطَانُهَا
وَعُثْمَانُ سَقْفُهَا		وَعَلِیٌّ بَابُهَا

ترے چاروں ہمدم ہیں یک جان و یک دل
ابوبکر و فاروق، عثمان، علی ہے
(امام احمد رضا بریلوی)

غَایَۃُ التَّحْقِیْقِ فِیْ اِمَامَۃِ الْعَلِیِّ وَالصِّدِّیْقِ

تصنیف لطیف

اعلیحضرت مولانا مفتی شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ العزیز

ناشر

خواجہ محمد جہانگیر (ناظم اعلیٰ) و چوہدری لیاقت علی (ناظم نشر و اشاعت)
"جماعت اہل سنت پاکستان" چکوال مدرسہ اسلامیہ اشاعت العلوم چکوال (جہلم)
مکتبہ رضویہ مکان نمبر ۱۱۱ محلہ اچینت گڑھ انجن شیڈ لاہور

سلسلہ اشاعت ۲

(تعداد ایک ہزار)

ہدیہ :- ایک روپیہ

حرفِ اوّل

کچھ عرصہ پہلے حضرت حاجی فضل کریم صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی سرپرستی میں جماعت اہل سنت پاکستان (چکوال) کی تشکیل کی گئی جس کا مقصد دین متین کی تبلیغ اور مسلک اہل سنت وجماعت کی اشاعت ہے۔ جماعت کی طرف سے اعلیحضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ (م ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱) کے دو رسالے "رادُّ القحطِ والوبَاءِ" اور "اعزّ الاکتناہ" شائع کئے گئے۔ جن میں زکوٰۃ وصدقات کی اہمیت اور فوائد کا بیان ہے۔ بحمد اللہ تعالیٰ احبابِ اہلسنت نے انہیں بہ نگاہِ استحسان دیکھا اور حوصلہ افزائی فرمائی۔ اس دفعہ محسنِ ملت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ کا رسالہ مبارکہ "غایۃ التحقیق" پیش خدمت ہے اس میں خلیفۂ اوّل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے فضائل و مناقب، ائمہ اہلبیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے حوالہ سے بیان کئے گئے ہیں۔ ابتداء میں کتاب وسنت کی روشنی میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی حیاتِ مبارکہ کا اجمالی خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ اور آخر میں مولانا صوفی غلام رسول زید مجدہٗ کا ایک مقالہ شامل کر دیا ہے۔ جس میں کتب شیعہ کی روشنی میں بتایا گیا ہے۔ کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کون ہیں؟ اس کے علاوہ رسالہ مبارکہ "غایۃ التحقیق" کی ترتیب، مفید حواشی کے اضافہ اور عربی عبارات پر اعراب لگانے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

اظہارِ تشکر:- آخر میں ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے۔ جنہوں نے جماعت اہلسنت کے پروگرام کو پسند کرتے ہوئے عملی تعاون کیا فجزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزا جناب ملک محمد افضل خاں صاحب (حال چکوال) جنہوں نے پیشِ نظر رسالہ کی اشاعت میں دلچسپی کا اظہار کیا اور بھرپور حصہ لیا ہے۔ جناب میاں الحاج محمد محبوب الٰہی انجینئر (چکوال) اور جناب الحاج بدر الاسلام ہاشمی صاحب بدر میڈیکل سٹور سہگل آباد (چکوال) جنہوں نے یہ رسالہ ایک ایک سو کی تعداد میں خرید کر مفت تقسیم کرنے کا اہتمام کیا ہے۔ خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔ مولا کریم جل مجدہٗ ہم سب کے دینی ذوق کو تقویت دے اور تمام مشکلات کو آسان فرمائے۔ اگر احباب اہل سنت کا تعاون جاری رہا تو ان شاء اللہ تعالیٰ بہت جلد دیگر خلفائے راشدین کے فضائل و مناقب پر رسائل شائع کئے جا سکیں گے۔

اللہ تعالیٰ عزیزم مولانا نور احمد سلمہ ربہ کو جزائے خیر اور علم و عمل کی دولت سے مالا مال فرمائے انہوں نے حضرات معاونین سے رابطہ قائم رکھنے میں انتہائی ہمت و استقلال کا ثبوت دیا۔

۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۹۲ھ — (چوہدری) لیاقت علی خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحریر: محمد عبدالحکیم شرف قادری

خلیفۂ اوّل

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اَصدقُ الصادقین، سیّد المتقین
چشم و گوشِ وزارت پہ لاکھوں سلام

(امام احمد رضا)

آپ کا نامِ نامی عبداللہ، کنیت ابوبکر اور لقب صدیق، عتیق، یارِ غار اور "خلیفۂ رسول اللہ" ہے۔ عام فیل سے دو سال اور کچھ دن کم چار ماہ بعد ۵۷۳ عیسوی میں پیدا ہوئے۔ سلسلہ نسب یوں ہے، ابوبکر بن عثمان (ابو قحافہ)[۲] بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مُرّہ، حضرت مُرّہ پر جا کر آپ کا نسب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مل جاتا ہے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تجارت کا کاروبار کیا کرتے تھے۔ معاشرہ میں آپ کا مقام نہایت بلند تھا۔ حتیٰ کہ رؤسائے قریش میں شمار ہوتے تھے۔ خون بہا کا فیصلہ آپ کے سپرد تھا۔ اس معاملہ میں تمام قریش آپ کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتے تھے۔ جود و سخا، صلہ رحمی، مہمان نوازی، بردباری و حلم اور صداقت و دیانت آپ کے وہ نمایاں اوصاف تھے۔ جن کا انکار آپ کے بدترین دشمن کفارِ قریش بھی نہ کر سکتے تھے

قسامِ ازل نے آپ کو ابتدا ہی سے فطرتِ سلیمہ، قلب ونظر کی پاکیزگی، حق کو قبول کرنے والا دل اور بے پناہ ذکاوت و فطانت عطا فرمائی تھی۔ امام زہری فرماتے ہیں۔ آپ کو اللہ جل مجدہٗ کے بارے میں ساری زندگی میں کبھی شک واقع نہیں ہوا[1] آپ نے مشرف باسلام ہونے سے پہلے بھی کبھی شراب نہیں پی[2]۔ آپ کو ابتدا ہی سے سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفاقت کا شرف حاصل تھا۔ فیضِ صحبت نے آپ کے دلِ انور کو ایسا روشن آئینہ بنا دیا تھا جو باطل کے عکس کو کسی صورت میں قبول نہ کرتا تھا۔ اور حق وصداقت کے نور کو بغیر کسی تردد کے قبول کر لیتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جب نبی آخر الزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کے سامنے پیغامِ اسلام پیش کیا۔ تو آپ نے فوراً قبول کر لیا اور مردوں میں سب سے پہلے ایمان لائے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دینِ اسلام اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ناقابلِ فراموش خدمات انجام دیں۔ جو آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ آپ کی دعوت پر "عشرہ مبشرہ" میں سے پانچ صحابہ کرام حضرت عثمان غنی، زبیر بن عوام، عبدالرحمن بن عوف سعد بن ابی وقاص اور طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم مشرف باسلام ہوئے۔ آپ نے ایسے سات حضرات کو خرید کر آزاد کیا جنہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں تکلیف دی جا رہی تھی ان ہی حضرات میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ آپ کی امتیازی خصوصیت یہ ہے۔ کہ آپ کی چار پشتیں شرفِ صحابیت سے مشرف ہوئیں یہ فضیلت اور کسی خاندان کو حاصل نہیں ہوئی۔ وہ چار پشتیں یہ ہیں عبداللہ بن اسماء بنت ابوبکر بن ابو قحافہ، اسی طرح یہ سلسلہ ہے۔ ابو عتیق بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر بن ابو قحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

آپ کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں۔ جن کی تفصیل کے لئے ایک دفتر بھی ناکافی ہے۔ آپ نے واقعۂ معراج کی تصدیق اس اعتماد و ایقان سے فرمائی۔ کہ کفار کی آرزوئیں خاک میں مل گئیں۔ اور مسلمانوں کو نیا جوش و جذبہ حاصل ہوا۔ اسی قوتِ ایمانی کی بنا پر

---

[1] امام ابن حجر مکی۔ الصواعق المحرقہ ص ۸۵ [2] ایضاً ص ۸۵

آپ کو "صدیق" کا لقب دیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شب ہجرت تمام صحابہ کرام میں سے آپ ہی کو رفیقِ سفر منتخب فرمایا۔ اس سفر کے دوران آپ نے خلوص وایثار ادر دوستی کا وہ ریکارڈ قائم کیا کہ "یارِ غار" کا لقب ایک مثال بن گیا۔ آپ ہر جہاد میں سیّدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ اور جانبازی کا مظاہرہ کیا۔ جب آپ مُشرف باسلام ہوئے تو آپ کے پاس چالیس ہزار درہم تھے جو آپ نے سب کے سب راہِ خداوندی میں صرف کر دئے۔ ۹ھ ہجری میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو "امیرِ حج" مقرر فرمایا۔

یہ ایک ناقابلِ انکار حقیقت ہے کہ حضرت خاتم النبیین، سیّدالمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رحلت فرمانے کے بعد متفقہ طور پر آپ کو خلیفہ منتخب کیا گیا۔ اور دنیائے اسلام کی مایۂ ناز اور مقدس ترین ہستیوں نے آپ کی خلافت کو تسلیم کیا۔ اور بیعت کی، خود حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:۔ نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انھیں ہمارے دین کے لئے اختیار فرمایا۔ (یعنی نماز کی امامت کے لئے) اس لئے ہم نے انھیں اپنی دنیا کے لئے منتخب کیا (یعنی امامت وخلافت کے لئے) اور یہ امر واقعی ہے کہ آپ میں وہ تمام اوصاف بدرجۂ اتم پائے جاتے تھے۔ جو کسی خلیفۂ راشد میں ہونے چاہییں۔ تقوےٰ وپرہیزگاری، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی محبت ومحبوبیت اور اتباعِ سُنّت کا کامل جذبہ، کتاب وسُنّت کا علم، سیاست، شجاعت، صداقت اور سخاوت غرض جس وصف میں بھی آپ کو دیکھا جائے۔ اس میں آپ کی حیثیت نمایاں اور نقطۂ عروج پر دکھائی دیتی ہے۔ ذیل میں مختصر طور پر ان اُمور کی وضاحت کی جاتی ہے۔

تقویٰ وپرہیزگاری

ارشادِ ربانی ہے۔

وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى الَّذِي	سب سے زیادہ متقی آگ سے بچایا جائیگا
يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى وَمَا	جو اپنا مال پاکیزگی کے لئے دیتا ہے کاس
لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ	پر کسی کا احسان نہیں جسکی جزادی
تُجْزَى إِلَّا ابْتِغَاءَ	جائے۔ لیکن اپنے ربِ اعلیٰ کی

وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰی وَلَسَوْفَ یَرْضٰی (وَاللَّیل پ۳۰)

رضا مندی حاصل کرنے کے لئے، اور وُہ عنقریب راضی ہو جائے گا

امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں :- مفسرین کا اتفاق ہے کہ "الْاَتْقٰی" (سب سے زیادہ متقی) سے مراد ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ دوسری جگہ ارشادِ الٰہی ہے۔ "اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ" (الحجرات پ۲۶ رکوع ۱۴) بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وُہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہو" ان آیات مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ابوبکر صدیق تمام صحابہ سے زیادہ متقی ہیں۔ اور جو سب سے زیادہ متقی ہو۔ وُہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں سب سے زیادہ عزت و فضیلت والا ہے۔ نتیجہ یہ نکلے گا۔ کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام صحابۂ کرام سے افضل ہیں۔

اعلیحضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہٗ اسی فضیلت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

خاص اُس سابقِ سیرِ قربِ خدا — اوحد کاملیت پہ لاکھوں سلام
سایۂ مصطفےٰ، مایۂ اصطفا — عزّ و نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام
یعنی اس افضلُ الخلق بعد الرُّسُل — ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام
اصدق الصادقین، سیّد المتقین — چشم و گوشِ وزارت پہ لاکھوں سلام

محبّت و محبوبیّت

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت کا یہ عالم تھا۔ کہ تمام عمر اسلام لانے سے پہلے اور بعد آپ کے ساتھ رہے۔ اور وصال کے بعد پہلوئے رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں جگہ ملی حضرت مولانا مفتی احمد یار خاں نعیمی قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔

زیست میں، موت میں اور قبر میں ثانی ہی رہے
ثانی اثنین کے اس طرح ہیں مظہر صدیق

امام ترمذی نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے روایت کی۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحم فرمائے۔ انہوں نے اپنی صاحبزادی

کا نکاح مجھ سے کیا، مجھے دارِ ہجرت (مدینہ منورہ) کی طرف سوار کیا - بلال کو اپنے مال سے آزاد کیا - اور اسلام میں ابوبکر کے مال کی مثل مجھے کسی کے مال نے نفع نہ دیا [1]

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پرورش فرمائی - اور اپنی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح ان سے کیا - لیکن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی صاحبزادی اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا - اور جانی و مالی خدمات میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا - حتیٰ کہ خود سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعترافِ خدمت کے طور پر کیا -

لَیْسَ فِی النَّاسِ اَحَدٌ اَمَنَّ عَلَیَّ فِی نَفْسِہٖ وَمَالِہٖ مِنْ اَبِی بَکْرِ بْنِ اَبِی قُحَافَۃَ [2]

لوگوں میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس نے ابوبکر بن ابی قحافہ سے بڑھ کر مجھ پر احسان کیا ہو

اقبال نے اسی حدیث کا مضمون اپنے اشعار میں پیش کیا ہے ؎

آں امن الناس بر مولائے ما
آں کلیم اوّلِ سینائے ما
ہمّتِ او کشتِ ملت را چو ابر
ثانیٔ اسلام و غار و بدر و قبر

ہجرت کے موقعہ پر جب غارِ ثور کے پاس پہنچے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا - حضور! پہلے غار میں میں جاتا ہوں ۔ "فَاِنْ کَانَ فِیْہِ شَیْئٌ اَصَابَنِیْ دُوْنَکَ" اگر غار میں کوئی موذی ہو تو وہ آپ کو تکلیف نہ دے، مجھے دے - چنانچہ غار کے تمام سوراخوں کو بند کر دیا اور ایک سوراخ جو باقی بچ گیا تھا - اس پر اپنا پاؤں رکھ دیا - مُشتاقِ زیارت سانپ نے تمام راستے بند پا کر آپ کے پائے اقدس پر ڈنک مارا - اس وقت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

---

[1] ابن حجر مکی : الصواعق المحرقہ : ص ۱۰۱ [3] ایضاً ص ۲۲

[2] مشکوٰۃ شریف ص ۵۵۶ بروایت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ،

کے لعاب دہن لگا دینے سے تکلیف دور ہو گئی۔ لیکن وہ زہر ہر سال عود کرتا رہا۔ آخر اسی سے شہادت پائی۔ اعلیحضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی فرماتے ہیں ؎

مولیٰ علی نے واری تری نیند پر نماز
اور وہ بھی عصر سب سے جو اعلیٰ خطر کی ہے
صدیق بلکہ غار میں جاں اُن پہ دے چکے
اور حفظِ جاں تو جانِ فروضِ غرر کی ہے

آپ کی شانِ محبوبیت اس حدیث سے ظاہر ہے۔ جسے امام بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے "ذات السلاسل" (ایک جگہ کا نام) کی جنگ سے واپس آئے تو دربارِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔

اَیُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَیْکَ	آپ کو لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب
قَالَ عَائِشَۃُ، قُلْتُ مِنَ	کون ہے؟ فرمایا عائشہ۔ عرض کیا
الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْھَا۔[1]	مردوں سے؟ فرمایا اس کا باپ (ابوبکر صدیق)

امام طبرانی حضرت سیدنا علی مرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا، تم نے ابوبکر کے بارے میں کچھ کہا ہے؟ انہوں نے عرض کیا۔ ہاں آپ نے فرمایا۔ کہو میں سنتا ہوں۔ انہوں نے درج ذیل اشعار عرض کئے۔

وَثَانِیَ اثْنَیْنِ فِی الْغَارِ الْمُنِیْفِ وَقَدْ	ابوبکر صدیق، مقدس غار میں دو میں سے
طَافَ الْعَدُوُّ بِہٖ اِذْ صَعِدَ الْجَبَلَا	دوسرے تھے۔ جب دشمن پہاڑ پر چڑھ کر غار
وَکَانَ حِبَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ قَدْ عَلِمُوْا	کے گرد چکر لگا رہے تھے۔ آپ رسول اللہ
مِنَ الْبَرِیَّۃِ لَمْ یَعْدِلْ بِہٖ رَجُلَا[2]	صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوب تھے۔ لوگ
	جانتے تھے کہ حضور کسی کو آپ کے برابر قرار نہیں دیتے

---

[1] مشکوٰۃ شریف: ص ۵۵۵
[2] ابن حجر: الصواعق المحرقہ: ص ۸۵

یہ سن کر نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خوب مسکرائے اور فرمایا "صَدَقْتَ یَاحَسَّانُ هُوَ کَمَا قُلْتَ" اے حسان تو نے سچ کہا وہ اسی طرح ہیں جیسے تم نے کہا۔

اتّباعِ سُنّت

نبی اکرم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک لشکر کا امیر بنا کر شام کی سرحد کی طرف روانہ کیا۔ ابھی وہ مقام ذی خشب میں پہنچے تھے کہ سرورِ دو عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔ بہت سے صحابہ کرام کا خیال تھا۔ کہ عرب کے متعدد قبائل کے مُرتد ہو جانے کی وجہ سے حالات نہایت سنگین ہو گئے ہیں۔ اس لئے اس لشکر کو روانہ نہ کیا جائے اور اگر اس لشکر کو بھیجنا ہی ہے تو حضرت اُسامہ (جن کی عمر بیس سال سے بھی کم ہے) کی جگہ کسی عمر رسیدہ اور تجربہ کار شخص کو امیرِ لشکر بنایا جائے لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کہہ کر بات ختم کر دی کہ اگر مجھے یہ خطرہ بھی ہو کہ درندے مجھے چیر پھاڑ ڈالیں گے۔ تب بھی میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل کروں گا۔ جب یہ لشکر کامیاب ہو کر واپس ہوا تو بہت سے لوگوں کو ثابت قدمی نصیب ہوئی اس سے آپ کی قوتِ ایمانی اور اتباعِ رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جذبۂ کامل کا پوری طرح اندازہ ہو سکتا ہے۔

کتاب و سُنّت کا علم

امام احمد، ابو داؤد وغیرہما نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ بنو عمرو بن عوف میں آپس میں جنگ تھی جب یہ بات نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ ان میں صلح کرانے کے لئے تشریف لے گئے۔ اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا: اگر نماز کا وقت ہو جائے اور میں نہ پہنچوں تو ابوبکر سے کہنا کہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ چنانچہ نماز کا وقت ہوا تو حضرت ابوبکر صدیق نے نماز پڑھائی۔

امام بخاری و مسلم حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں۔ کہ جب حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طبع مبارک ناساز ہوئی۔ تو آپ نے فرمایا:۔

---

[1] ابن حجر مکی: الصواعق المحرقہ ص ۲۲

مُرُوْا اَبَابَکْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ[1] — ابو بکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں

اس حدیث کو متعدد صحابہ نے روایت کیا - اور ایک حدیث میں ہے -

يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَءُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ — قوم کا امام وہ بنے جو کتاب اللہ کا زیادہ قاری اور زیادہ عالم ہو۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام صحابہ کرام سے کتاب اللہ کے زیادہ عالم تھے - اسی لئے سرورِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی موجودگی میں انہیں امام بنایا یہ بھی واضح طور پر معلوم ہوا کہ حضرت صدیق اکبر، خلافت کے سب سے زیادہ مستحق تھے، کیونکہ نماز ارکانِ اسلام میں سے اہم ترین رکن ہے اسی لئے حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

مَا اخْتَرْنَا لِدُنْيَانَا مَنِ اخْتَارَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدِينِنَا فَادَّيْتُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ حَقَّهُ وَعَرَفْتُ لَهُ طَاعَتَهُ[2] — جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے دین (نماز کی امامت) کیلئے منتخب فرمایا اُسے ہم نے اپنی دنیا (خلافت) کیلئے منتخب کیا - لہٰذا میں نے ابو بکر کو ان کا حق دے دیا اور میں نے انکی اطاعت کو پہچان لیا

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے بعد صحابہ کرام میں اختلاف پیدا ہوا کہ آپ کو کس جگہ دفن کیا جائے - تو حضرت صدیق اکبر نے بیان کیا کہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہر نبی کو ان کے وصال کی جگہ دفن کیا گیا[3] چنانچہ تمام صحابہ کرام نے اس پر اتفاق کیا - اس سے آپ کی کتاب و سنت پر وسیع نظر کا پتہ چلتا ہے -

سیاست

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جب جگہ جگہ سے ارتداد کی خبریں آنے لگیں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ بخدا میں اس شخص سے جہاد کروں گا جو زکوٰۃ اور نماز میں فرق پیدا کرے گا (یعنی کسی کا انکار کرے) اور اگر کسی شخص نے ایک رسی بھی روک لی جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارکہ میں دیا کرتا تھا۔ تو میں اس سے

---

[1] ابن حجر: الصواعق المحرقہ: ص ۲۲ [2] ایضاً: ص ۲۳ [3] ایضاً: ص ۴۸

[4] ایضاً: ص ۳۶

بھی جہاد کروں گا۔ چنانچہ آپ کی مساعی جمیلہ سے فتنۂ ارتداد پر پوری طرح قابو پالیا گیا۔ ۱۱ھ کے آخر میں نبوت کا جھوٹا دعویدار مسیلمہ کذاب بڑی قوت حاصل کر گیا۔ اور اس نے یمامہ کے مقام پر چالیس ہزار افراد کی فوج جمع کرلی۔ اس کے استیصال کے لئے آپ نے حضرت سیف اللہ خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سرکردگی میں ایک لشکر بھیجا۔ جس نے اس فتنہ کو موت کی نیند سلا دیا۔ اس موقع پر چونکہ کثیر صحابہ کرام جام شہادت نوش فرما گئے تھے۔ اس لئے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشورے سے حضرت زید بن ثابت کو جمع قرآن پر مامور فرمایا۔ چنانچہ انہوں نے قرآن مجید جمع کرکے آپ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ سب سے پہلے قرآن مجید کو جمع کرنے کا سہرا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر ہے۔ امت مسلمہ پر آپ کا یہ عظیم الشان احسان ہے ورنہ نہ معلوم آج کتنے لوگ فرائض کا انکار کر چکے ہوتے اور کتنے نبوت کے جھوٹے دعویدار بن چکے ہوتے۔ آپ کے مختصر دورِ خلافت (دو سال چار ماہ) میں مسلمانوں کی قوت میں بے پناہ اضافہ ہوا۔ اور کثیر التعداد شہر فتح ہوئے۔

شجاعت

امام بزار اپنی مسند میں فاتح خیبر اسد اللہ الغالب حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے لوگوں سے پوچھا سب سے بہادر کون ہے؟ حاضرین نے کہا: سب سے زیادہ بہادر آپ ہیں۔ آپ نے فرمایا میں ہمیشہ اپنے برابر کے جوڑ کے ساتھ مقابلہ کرتا رہا ہوں مجھے یہ بتاؤ سب سے زیادہ بہادر کون ہے؟ حاضرین نے کہا ہمیں علم نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا۔ سب سے بہادر ابوبکر صدیق ہیں۔ کیونکہ جنگ بدر کے دن ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے ایک چھپر تیار کیا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کون رہے گا تاکہ کوئی مشرک ادھر نہ آسکے تو بخدا صرف ابوبکر صدیق تھے جو برہنہ تلوار لے کر پہرہ دیتے رہے جو مشرک اس طرف کا قصد کرتا اُسے روکتے تھے۔ لہذا آپ سب سے زیادہ بہادر ہیں[1]

صداقت

ہجرت کے موقعہ پر راستہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک کافر نے پوچھا۔ آپ کے ساتھ کون ہے؟ یہ لمحہ بڑا نازک تھا اگر آپ صاف بات کہہ دیتے تو خدشہ تھا کہیں کافر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تکلیف نہ پہنچائیں اور اگر صحیح بات نہ کہتے تو آپ کی صداقت پر حرف آتا۔ آپ نے بڑا لطیف و بلیغ جواب دیا۔ فرمایا: رَجُلٌ یَّھْدِیْنِی السَّبِیْلَ

[1] الصواعق المحرقۃ ص ۳۰

(یہ راہبر ہیں) آپ کا مقصد یہ تھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حق و صداقت کے راہنما ہیں اور کافر یہ سمجھا کہ شاید یہ کہیں راہبر کے ساتھ سفر پر جا رہے ہیں اس طرح یہ مرحلہ بحسن و خوبی طے ہو گیا۔

امام حاکم، حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ ہم نے امیر المومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا۔ ہمیں حضرت ابوبکر صدیق کے بارے میں کچھ بتائیے۔ آپ نے فرمایا: یہ وہ شخص ہے۔ جس کا نام اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر صدیق رکھا۔[1]

سخاوت

حضرت امیر المومنین، غیظ المنافقین، عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں صدقے کا حکم دیا۔ اتفاقاً اس دن میرے پاس بہت سامال تھا۔ میں نے سوچا آج ابوبکر سے سبقت لے جاؤں گا، چنانچہ میں نے نصف مال لا کر پیش کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے گھر والوں کیلئے کیا رکھا ہو میں نے عرض کیا اس کی مثل۔ اتنے میں ابوبکر اپنا تمام مال لے آئے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوبکر اپنے گھر والوں کے لئے کیا رکھا؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ و رسول (جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے سوچا۔ میں ان سے کبھی سبقت نہیں لے جا سکتا۔ اقبال نے اس قول کا یوں ترجمہ کیا ہے ؎

پروانے کو چراغ ہے، بلبل کو پھول بس
صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس

آخر میں حضرت امام باقر اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ایک فرمان ملاحظہ ہو۔ جسے دار قطنی نے روایت کیا کہ سالم بن ابی حفصہ (شیعی) کہتے ہیں۔ کہ میں نے ان دونوں حضرات سے شیخین کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا: اے سالم شیخین (ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے محبت رکھ اور ان کے دشمن سے دور ہو کیونکہ وہ دونوں ہدایت کے امام تھے۔[2]

یہ خلیفۂ رسول اللہ، افضل البشر بعد الانبیاء حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل ...

---

[1] ایضاً: ص ۷۰ [2] ایضاً: ص ۷۵ [3] ایضاً، ص ۵۴

ومناقب کی ایک جھلک ہے۔ جس سے اُن کی عظمتِ شان کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ ۲۲ جمادی الاخریٰ مطابق ۲۲ اگست (۱۳ھ / ۶۳۴ء) سہ شنبہ کی شب مغرب و عشاء کے درمیان ۶۳ برس کی عمر میں زہر کے اثر سے آپ کا وصال ہوا اسطرح آپکو شہادت باطنی کا مقام حاصل ہوا۔ اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلو میں گنبدِ خضراء کے اندر محوِ استراحتِ ابدی ہوئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال

خلفائے ثلاثہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم سے آیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ افضل تھے یا کم؟

الجواب

اہل سنت وجماعت نصرہم اللہ تعالیٰ کا اجماع ہے کہ مرسلین ملائکہ ورسل وانبیائے بشر صلوات اللہ تعالیٰ وتسلیماتہ علیہم کے بعد حضرات خلفائے اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم تمام مخلوقِ الٰہی سے افضل ہیں۔ تمام اُمم عالم اولین وآخرین میں کوئی شخص ان کی بزرگی وعظمت وعزت ووجاہت، وقبول وکرامت وقرب وولایت کو نہیں پہنچا۔ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ط وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ[1] ط

پھر ان میں باہم ترتیب یوں ہے۔ کہ سب سے افضل صدیقِ اکبر، پھر فاروقِ اعظم پھر عثمان غنی، پھر مولیٰ علی صلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیدہم ومولاہم وآلہ وعلیہم وبارک وسلّم، اس

---

[1] بیشک فضیلت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے ۱۲

مذہب مہذب پر آیاتِ قرآنِ عظیم و احادیثِ کثیرہ حضور پُر نور نبی کریم علیہ و آلہ و صحبہ الصلوٰۃ والتسلیم، و ارشاداتِ جلیلہ واضحہ امیر المومنین مولا علی مرتضیٰ و دیگر آئمہ اہلِ بیت طہارت و ارتضا و اجماعِ صحابہ کرام و تابعین عظام و تصریحاتِ اولیائے امت و علمائے ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے وہ دلائل باہرہ و حجج قاہرہ ہیں جن کا استیعاب[1] نہیں ہو سکتا۔ فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے اس مسئلہ میں ایک کتاب عظیم، بسیط و ضخیم، دو مجلد پر منقسم نام تاریخی مَطْلَعُ الْقَمَرَیْنِ فِیْ اِبَانَةِ سَبْقَةِ الْعُمَرَیْنِ[2] سے متسم[3] تصنیف کی۔ اور خاص تفسیر آیۂ کریمہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ[4] ط اور اس سے افضلیت مطلقہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اثبات و احقاق اور اوہام خلاف[5] کے ابطال و ازھاق میں ایک جلیل رسالہ مسمّٰی بنام تاریخی اَلزُّلَالُ الْاَنْقٰی مِنْ بَحْرِ سَبْقَةِ الْاَتْقٰی[6] تالیف کیا۔ اس مبحث کی تفصیل ان کتب پر موکول۔ یہاں صرف چند ارشاداتِ ائمۂ اہلِ بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر اقتصار ہوتا ہے۔

اللہ عزوجل کی بیشمار رحمت و رضوان و برکت امیر المومنین، اسد حیدر، حق گو، حقدار، حق پرور کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنٰی پر کہ اس جناب نے مسئلہ تفضیل کو بغایت مفصل فرمایا اپنی کرسی خلافت و عرش زعامت پر برسر منبر، مسجد جامع و مشاہد و مجامع و جلوات عامہ و خلوات خاصہ میں بطرق عدیدہ تامہ و مدیدہ، سپید و صاف، ظاہر و واشگاف، محکم و مفسر، بے احتمال دگر، حضرات شیخین کریمین، وزیرین جلیلین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اپنی ذات پاک اور تمام امت مرحومہ سید لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے افضل و بہتر ہونا ایسے روشن و آئین طور پر ارشاد کیا جس میں کسی طرح کا شائبۂ شک و تردد نہ رہا، مخالف مسئلہ کو مفتری بتایا۔ اسّی کوڑے کا مستحق ٹھہرایا، حضرت سے ان اقوال کریمہ کے راوین اسّی سے زیادہ صحابہ و تابعین، رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

---

[1] احاطہ [2] چاند سورج کا طلوع، صدیق و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت ظاہر کرنے میں (مصنفہ ۱۲۹۷ھ) [3] موسوم [4] تحقیق اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ فضیلت والا وہ ہے جو تم میں سے زیادہ متقی ہے۔ [5] صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت کے انکار [6] تردید [7] التقیٰ (حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی فضیلت کے دریا سے صاف و شفاف چشمہ (مصنفہ ۱۳۰۰ھ) حاشیہ بقیہ ص ۱۵ پر

صواعق امام ابن حجر مکی میں ہے

قَالَ الذَّهَبِيُّ وَقَدْ تَوَاتَرَ ذَالِكَ	ذہبی نے کہا: تواتر سے ثابت ہے
فِي خِلَافَتِهٖ وَكُرْسِيِّ مَمْلَكَتِهٖ	کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات اپنے
وَبَيْنَ الْجَمِّ الْغَفِيْرِ مِنْ شِيْعَتِهٖ	دورِ خلافت وحکومت میں اور کثیر مصاحبین
ثُمَّ بَسَطَ الْاَسَانِيْدَ الصَّحِيْحَةَ	کے درمیان فرمائی۔ بعد ازاں اس بارے
فِيْ ذَالِكَ قَالَ: وَيُقَالُ رَوَاهُ	میں صحیح سندوں کو تفصیل سے ذکر کیا۔ یہ
عَنْ عَلِيٍّ نَيِّفٌ وَثَمَانُوْنَ نَفْسًا	بھی کہا کہ محدثین کے نزدیک حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
وَعَدَّدَ مِنْهُمْ جَمَاعَةً ثُمَّ	سے اس امر کے روایت کرنے والے ،
قَالَ فَقَبَّحَ اللّٰهُ الرَّافِضَةَ مَا	اسی سے زیادہ حضرات ہیں۔ ان میں سے
مَا اَجْهَلَهُمْ انتهٰى	ایک جماعت کا ذکر بھی کیا اور فرمایا خدا روافض

(امام احمد ابن حجر مکی (م ۹۷۴ھ) الصواعق المحرقہ مطبوعہ مصر (۱۳۱۲ھ) ص) کو ذلیل کرے کس قدر جاہل ہیں (مرتب)

یہاں تک کہ بعض منصفانِ شیعہ مثل عبد الرزاق محدث صاحب مصنف نے باوصف تشیع، تفضیلِ شیخین اختیار کی اور کہا۔ جب خود حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الاسنیٰ انھیں اپنے نفس کریم پر تفضیل دیتے تو مجھے اس اعتقاد سے کب مفر ہے، مجھے یہ گناہ کیا تھوڑا ہے کہ علی سے محبت رکھوں اور علی کا خلاف کروں۔

صواعق میں ہے :۔

فَمَا اَحْسَنَ مَا سَلَكَهٗ بَعْضُ الشِّيْعَةِ	بعض منصف شیعہ مثلاً عبد الرزاق ،
الْمُنْصِفِيْنَ كَعَبْدِ الرَّزَّاقِ فَاِنَّهٗ قَالَ اُفَضِّلُ	(مشہور محدث) نے کیا عمدہ طریقہ اختیار کیا
الشَّيْخَيْنِ بِتَفْضِيْلِ عَلِيٍّ اِيَّاهُمَا	ہے وہ کہتے ہیں۔ میں شیخین کریمین (حضرت
عَلٰى نَفْسِهٖ وَاِلَّا لَمَا فَضَّلْتُهُمَا	ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو اس لئے

(بقیہ صلا)

لے سپرد ۔ ؎ اکتفا ؎ مجلسوں اور محفلوں ؎ کئی طرق سے ؎ واضح ؎ فضیلتِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مخالف کو بہتان باندھنے والا قرار دیا ؎ روایت کرنے والے ؎ جائے گریز

كَفٰى بِیْ وِزْرًا اَنْ اُحِبَّهٗ ثُمَّ اُخَالِفَهٗ[1]

افضل مانتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں اپنے آپ سے افضل قرار دیا ورنہ میں انہیں افضل نہ مانتا میرے لئے یہ کچھ کم گناہ نہیں کہ حُبّ علی کے باوجود میں علی کی مخالفت کروں (مرتب)

اب چند احادیث مرتضوی سنیئے :-

حدیث اوّل

صحیح بخاری شریف میں سیدنا وابن سیدنا امام محمد بن حنفیہ، صاحبزادہ حضرت مولیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہا سے مروی :-

قُلْتُ لِاَبِیْ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ[2]

میں نے اپنے والد ماجد کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد سب آدمیوں میں بہتر کون ہے؟ فرمایا ابوبکر، میں نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

حدیث دوم

امام بخاری اپنی صحیح اور ابن ماجہ سنن میں بطریق عبداللہ بن سلمہ، امیرالمؤمنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے راوی کہ فرماتے تھے۔

خَیْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبُوْبَکْرٍ وَخَیْرُ النَّاسِ بَعْدَ اَبِیْ بَکْرٍ عُمَرُ[3]

بہترین مردم بعد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابوبکر ہیں۔ اور بہترین مردم بعد ابوبکر، عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (ہذا حدیث ابن ماجہ)

حدیث سوم

امام ابن القاسم اسمٰعیل بن محمد بن الفضل بلخی ؒ۔ کتاب السنۃ" میں راوی

اَخْبَرَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنِ مَرْدَوَیْہِ ثَنَا سُلَیْمٰنُ

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

---

[1] ابن حجر مکی، الصواعق المحرقہ ص ۶۲ [2] ایضاً ص ۶۸ [3] ایضاً ص ۶۰ الفاظ مختلف ہیں ۱۲

بن احمد ثنا الحسن بن المنصور،
الرمانی ثنا داود بن معاذ ثنا
ابو سلمة العتکی عبد اللہ بن عبد
الرحمٰن عن سعید بن ابی عروبة
عن منصور بن المعتمر عن ابراہیم
عن علقمة قال: بلغ علیاً ان
اقواما یفضلونه علی ابی بکر و عمر
فصعد المنبر فحمد اللہ واثنی علیه
ثم قال:- یا ایھا الناس انه بلغنی
ان اقواما یفضلونی علی ابی بکر و
عمر ولو کنت تقدمت فیه لعاقبت
فیه فمن سمعته بعد ھذا الیوم یقول
ھذا فھو مفتر، علیه حد المفتری
ثم قال ان خیر ھذہ الامة بعد
نبیھا ابوبکر ثم عمر ثم اللہ اعلم
بالخیر بعد قال وفی المجلس الحسن
بن علی فقال واللہ لو سمی الثالث
لسمی عثمان [1]

امیر المومنین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو خبر پہنچی
کہ کچھ لوگ انہیں حضرات صدیق و فاروق
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے افضل بتاتے ہیں،
یہ سن کر منبر پر جلوہ فرما ہوئے۔ حمد و ثنائے
الٰہی بجالائے، پھر فرمایا۔ اے لوگو مجھے
خبر پہنچی ہے کہ کچھ لوگ مجھے ابوبکر و عمر سے
افضل کہتے ہیں، اس بارہ میں اگر میں نے پہلے
سے حکم سنادیا ہوتا تو بیشک سزا دیتا، آج
سے جسے ایسا کہتے سنوں گا، وہ مفتری ہے،
اس پر مفتری کی حد یعنی اسّی کوڑے لازم
ہیں۔ پھر فرمایا۔ بیشک نبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے بعد افضل امت ابوبکر ہیں۔
پھر عمر پھر خدا خوب جانتا ہے کہ ان کے
بعد کون سب سے بہتر ہے، علقمہ فرماتے ہیں
مجلس میں سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ بھی تشریف فرما تھے۔ انہوں نے
فرمایا۔ خدا کی قسم اگر تیسرے کا نام لیتے
تو عثمان کا نام لیتے۔ رضی اللہ تعالیٰ
عنہم اجمعین

حدیث چہارم | امام دارقطنی سنن میں اور ابو عمرو بن عبد البر استیعاب میں حکم بن جحل سے
راوی۔ حضرت مولیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں۔

---

[1] ایضاً، ص ۶۰ (مختصراً الفاظ مختلفہ)

لَا اَجِدُ اَحَدًا فَضَّلَنِی عَلٰی اَبِی بَکْرٍ وَعُمَرَ اِلَّا جَلَدْتُہٗ حَدَّ الْمُفْتَرِیْ ؎

میں جسے پاؤں گا کہ مجھے ابوبکر و عمر سے افضل کہتا ہے۔ اُسے مُفتری کی حد لگاؤں گا۔

امام ذہبی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

حدیث پنجم

سنن دار قطنی میں حضرت ابوجُحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی اور امیرالمؤمنین کرم اللہ وجہہٗ کے مُقرب بارگاہ تھے، جناب امیر انہیں "وہب الخیر" فرمایا کرتے تھے، مروی

اِنَّہٗ کَانَ یَرٰی اَنَّ عَلِیًّا اَفْضَلُ الْاُمَّۃِ فَسَمِعَ اَقْوَامًا یُخَالِفُوْنَہٗ فَحَزِنَ حُزْنًا شَدِیْدًا فَقَالَ لَہٗ عَلِیٌّ بَعْدَ اَنْ اَخَذَ یَدَہٗ وَاَدْخَلَہٗ بَیْتَہٗ مَا اَحْزَنَکَ یَا اَبَا جُحَیْفَۃَ فَذَکَرَ لَہُ الْخَبَرَ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُکَ بِخَیْرِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ، خَیْرُھَا اَبُوْبَکْرٍ ثُمَّ عُمَرُ قَالَ اَبُوْجُحَیْفَۃَ فَاَعْطَیْتُ اللہَ عَھْدًا اَنْ لَّا اَکْتُمَ ھٰذَا الْحَدِیْثَ بَعْدَ اَنْ شَافَھَنِیْ بِہٖ عَلِیٌّ مَا بَقِیْتُ ؎

یعنی ان کے خیال میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ تمام اُمت سے افضل تھے، انہوں نے کچھ لوگوں کو اسکے خلاف کہتے سُنا، سخت رنج ہوا۔ حضرت مولیٰ علی ان کا ہاتھ پکڑ کر کاشانۂ ولایت میں لے گئے، غم کی وجہ پوچھی گذارش کی۔ فرمایا کہ میں تمہیں نہ بتاؤں کہ امت میں سب سے بہتر کون ہے ابوبکر ہیں پھر حضرت عمر، حضرت ابوجُحیفہ فرماتے ہیں۔ میں نے اللہ عزوجل سے عہد کیا کہ جب تک جیوں گا اس حدیث کو نہ چھپاؤں گا۔ بعد اسکے کہ حضرت مولیٰ نے خود بالمشافہہ مجھ سے ایسا فرمایا۔

حدیث ششم

امام احمد، مسند ذی الیدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ابوحازم سے راوی

قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ ؎

یعنی ایک شخص نے حضرت امام زین العابدین

؎ ایضاً ص ۶۰ ؎ ایضاً ص ۶۱

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فَقَالَ مَا کَانَ مَنْزِلَۃُ اَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْزِلَتُہُمَا السَّاعَۃَ وَھُمَا ضَجِیْعَاہُ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی، حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ابوبکر و عمر کا مرتبہ کیا تھا فرمایا، جو مرتبہ ان کا اب ہے کہ حضور کے پہلو میں آرام کر رہے ہیں۔

حدیث ہفتم

دار قطنی حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ ارشاد فرماتے ہیں

اَجْمَعَ بَنُوْ فَاطِمَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ عَلٰی اَنْ یَّقُوْلُوْا فِی الشَّیْخَیْنِ اَحْسَنَ مَا یَکُوْنُ مِنَ الْقَوْلِ[1]

یعنی اولادِ امجاد حضرت بتول زہرا صلی اللہ تعالیٰ علیٰ ابیہا الکریم وعلیہا وعلیہم وبارک وسلم کا اجماع و اتفاق ہے کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حق میں وہ بات کہیں جو سب سے بہتر ہو

ظاہر ہے کہ سب سے بہتر بات اسی کے حق میں کہی جائے گی جو سب سے بہتر ہو

حدیث ہشتم

امام ابن عساکر وغیرہ سالم بن ابی الجعد سے راوی

قُلْتُ لِمُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِیَّۃِ ھَلْ کَانَ اَبُوْبَکْرٍ اَوَّلَ الْقَوْمِ اِسْلَامًا قَالَ لَا قُلْتُ فَبِمَ عَلَا اَبُوْبَکْرٍ وَسَبَقَ حَتّٰی لَا یُذْکَرُ اَحَدٌ غَیْرُ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ لِاَنَّہٗ کَانَ اَفْضَلَھُمْ اِسْلَامًا حِیْنَ اَسْلَمَ حَتّٰی لَحِقَ بِرَبِّہٖ[2]

یعنی میں نے امام محمد بن حنفیہ سے عرض کیا ابوبکر سب سے پہلے اسلام لائے تھے؟ فرمایا نہ، میں نے کہا پھر کیا بات ہے کہ ابوبکر سب سے بالا رہے اور پیشی لے گئے یہاں تک کہ لوگ ان کے سوا کسی کا ذکر ہی نہیں کرتے فرمایا یہ اس لئے کہ وہ اسلام میں سب سے افضل تھے جب سے اسلام لائے۔ یہاں تک کہ اپنے رب عز وجل سے ملے۔

[1] ایضاً۔ ص ۵۲ [2] ایضاً ص ۵۳

حدیث نہم

امام ابوالحسن دارقطنی، جندب اسدی سے راوی کہ امام محمد بن عبداللہ محض بن حسن مثنیٰ بن حسن مجتبیٰ ابن علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجوہہم کے پاس کچھ اہل کوفہ وجزیرہ نے حاضر ہو کر ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے بارہ میں سوال کیا۔ امام ممدوح نے میری طرف ملتفت ہو کر فرمایا۔

اُنْظُرُوْا اِلٰی اَھْلِ بِلَادِكَ یَسْاَلُوْنَنِیْ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ، لَھُمَا اَفْضَلُ عِنْدِیْ مِنْ عَلِیٍّ[1]

اپنے شہر والوں کو دیکھو مجھ سے ابوبکر و عمر کے بارے میں سوال کرتے ہیں، وہ دونوں میرے نزدیک بلاشبہ مولیٰ علی سے افضل ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

یہ امام اجل حضرت امام حسن مجتبیٰ کے پوتے اور حضرت شہید کربلا کے نواسے ہیں۔ ان کا لقب مبارک "نفس زکیہ" ہے۔ ان کے والد حضرت عبداللہ محض کہ سب میں پہلے حسنی حسینی دونوں شرف کے جامع ہوئے لہذا محض کہلائے۔ اپنے زمانہ میں سردار بنی ہاشم تھے۔ ان کے والد ماجد امام حسن مثنیٰ اور والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ صغریٰ بنت امام حسین صلی اللہ تعالیٰ علی ابیہم وعلیہم و بارک وسلم ہیں۔

حدیث دہم

امام حافظ عمرو بن ابی شیبہ، حضرت امام اجل سید زید شہید ابن امام علی سجاد زین العابدین ابن امام حسین سعید شہید صلوات اللہ تعالیٰ وتسلیماتہ علی جدہم الکریم وعلیہم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کوفیوں سے فرمایا۔

اِنْطَلَقَتِ الْخَوَارِجُ فَبَرِأَتْ مِمَّنْ دُوْنَ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ، وَلَمْ یَسْتَطِیْعُوْا اَنْ یَقُوْلُوْا فِیْھِمَا شَیْئًا وَانْطَلَقْتُمْ فَطَفَرْتُمْ فَوْقَ ذٰلِكَ فَبَرِئْتُمْ مِنْھُمَا فَمَنْ بَقِیَ! فَوَاللہِ مَا بَقِیَ اَحَدٌ اِلَّا بَرِئْتُمْ مِنْہ[2]

یعنی خارجیوں نے اٹھ کر ان سے تبریٰ کی جو ابوبکر و عمر سے کم تھے (یعنی عثمان و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم) مگر ابوبکر و عمر کی شان میں کچھ کہنے کی گنجائش نہ پائی۔ اور تم اے کوفیو! اوپر جست لگا کر ابوبکر و عمر سے تبریٰ کی تو اب کون رہ گیا۔ خدا کی قسم اب کوئی نہ رہا جس پر تم نے تبرا نہ کیا ہو۔ والعیاذ باللہ

---

[1] ایضاً، ص ۵۵
[2] ایضاً، ص ۵۳

اللہ اکبر! امام زید شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد مجید ہم غلامانِ خاندانِ زید کو بحمد اللہ کافی ووافی ہے سید ساداتِ بلگرام، حضرت مرجع الفریقین، مجمع الطریقین، حبرِ شریعت، بحرِ طریقت، بقیۃ السلف حجۃ الخلف، سیدنا و مولانا میر عبد الواحد حسینی سید بلگرامی قدس اللہ سرہ السامی نے کتاب مستطاب "سبع سنابل" شریف تصنیف فرمائی۔ کہ بارگاہِ عالم پناہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں موقعِ قبولِ عظیم پر واقع ہوئی۔ حضرت مستفتی دامت برکاتہم العالیہ کے جدِ امجد اور اس فقیر کے آقائے نعمت و مولائے اوحد، حضرت اسد الواصلین، محبوب العاشقین سیدنا و مولانا حضرت سید شاہ حمزہ حسینی زیدی مارہروی قدس سرہ القوی کتاب مستطاب "کاشف الاستار" شریف کی ابتدا میں، فرماتے ہیں۔

باید دانست کہ در خاندانِ ما حضرت سند المحققین، سید عبد الواحد بلگرامی بسیار صاحبِ کمال برخاستہ اند۔ قطبِ فلک ہدایت و مرکزِ دائرۂ ولایت بود، در علم صوری و معنوی فائق و از مسند اہل تحقیق ذائق، صاحبِ تصنیف و تالیف است و نسب ایں فقیر بہ چہار واسطہ بذاتِ مبارکش می پیوندد

واضح ہو کہ ہمارے خاندان میں سند المحققین سید عبد الواحد بلگرامی بہت بڑے صاحبِ کمال ہوئے ہیں۔ آسمانِ ہدایت کے قطب اور دائرہ ولائت کے مرکز تھے۔ ظاہری و باطنی علم میں کامل اور محققین کے مسلک سے آشنا تھے، صاحبِ تصنیف و تالیف تھے، اس فقیر کا نسب ان کی ذات مبارک تک چار واسطوں سے پہنچتا ہے۔

پھر چند اجزا کے بعد فرماتے ہیں:-

اشہر تصانیفِ او کتاب سبع سنابل است در سلوک و عقائد، حاجی الحرمین سید غلام علی آزاد سلمہ در مآثر الکرام می نویسد۔ "وقتے در شہر رمضان المبارک سنۃ خمس و ثلثین والف مؤلفِ اوراق در دار الخلافہ شاہجہان آباد خدمت شاہ

سلوک و عقائد میں آپ کی مشہور ترین تصنیف "سبع سنابل" شریف ہے، حاجی الحرمین سید غلام علی آزاد (بلگرامی) "مآثر الکرام" میں لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ رمضان المبارک ۱۰۳۵ھ میں مؤلفِ اوراق (آزاد بلگرامی) دار الخلافہ شاہجہان آباد

کلیم اللہ چشتی قدس سرہ را زیارت
کرد و ذکر میر عبدالواحد قدس سرہ درمیان
آمد شیخ مناقب و مآثر میر تا دیر بیان
کرد فرمود شبے در مدینہ منورہ پہلو بر
بستر خواب گزاشتم در واقعہ می بینم کہ
من و سید صبغۃ اللہ بروجی معاً در
مجلس اقدس رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم باریاب شدیم - جمعے از
صحابہ کرام و اولیائے امت حاضر اند
در ینہا شخصے است کہ حضرت با او لب
بہ تبسم شیریں کردہ حرفہا می زنند و
التفات تمام دارند، چوں مجلس آخر شد
، از سید صبغۃ اللہ استفسار کردم
کہ ایں شخص کیست کہ حضرت با او التفات
بایں مرتبہ دارند گفت میر عبدالواحد بلگرامی
و باعث مزید احترام او ایں است کہ
سبع سنابل " تصنیف او در جناب
رسالت پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
مقبول افتادہ - انتہیٰ

میں حضرت شاہ کلیم اللہ چشتی قدس سرہ
کی زیارت کے لئے حاضر ہوا - دوران گفتگو
میر عبدالواحد (بلگرامی) قدس سرہ کا ذکر
آگیا - حضرت شیخ دیر تک میر عبدالواحد
کے فضائل و مناقب بیان فرماتے رہے -
فرمایا، ایک رات میں مدینہ طیبہ میں آرام کر رہا
تھا - کیا دیکھتا ہوں کہ میں اور سید صبغۃ اللہ
دربار رسالت میں حاضر ہیں - صحابہ کرام اور
اولیائے عظام کی ایک جماعت حاضر ہے
ان میں سے ایک شخص کے ساتھ سید عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تبسم فرماتے ہوئے
گفتگو فرما رہے ہیں اور بہت التفات
فرما رہے ہیں - جب مجلس ختم ہوئی تو میں
نے سید صبغۃ اللہ سے پوچھا یہ شخص کون
ہے - کہ حضرت انکی طرف اسقدر التفات
فرما رہے ہیں انہوں نے بتایا یہ سید عبدالواحد
بلگرامی ہیں - ان کے اعزاز و اکرام کی وجہ یہ
ہے کہ انکی تصنیف " سبع سنابل " دربار رسالت
میں مقبول ہو چکی ہے - (مرتب)

حضرت میر قدس سرہ المنیر نے اس کتاب مقبول و مبارک میں مسئلہ تفضیل، بکمال تفصیل و تاکید جمیل و تہدید جلیل ارشاد فرمایا - لفظ مبارک سے چند سطور کی نقل سے شرف حاصل کروں - اولیائے کرام و محدثین و فقہاء جملہ اہل حق کے اجماعی عقائد میں بیان فرماتے ہیں -

و اجماع دارند کہ افضل از جملہ بشر بعد انبیاء

اہل حق کا اجماع ہے کہ انبیاء کرام کے بعد

ابوبکر صدیق است و بعد از وے عمر فاروق
است و بعد از وے عثمان ذی النورین
است و بعد از وے علی مرتضیٰ است ،

تمام انسانوں سے افضل ابوبکر صدیق ہیں
ان کے بعد عمر فاروق ان کے بعد عثمان ذی النورین
اور ان کے بعد علی مرتضیٰ ہیں ۔

پھر فرمایا

فضل ختنین از فضل شیخین کمتر است
بے نقصان و بے قصور

حضرت عثمان و علی کی فضیلت ابوبکر و عمر
سے بغیر کسی عیب و نقصان کے کم ہے

پھر فرمایا

اجماع اصحاب و تابعین و تبع تابعین و سائر
علماء امت ہم بریں عقیدہ واقع شدہ است۔

صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور تمام علماءِ
امت کا یہی عقیدہ ہے ۔

پھر فرمایا

مخدوم قاضی شہاب الدین در تیسیر الاحکام
نبشتہ کہ ہیچ ولی بدرجہ ہیچ پیغمبرے نرسد
زیرا کہ امیر المؤمنین ابوبکر بحکم حدیث
بعد پیغمبراں از ہمہ اولیا برتر است و او
بدرجہ ہیچ پیغامبرے نرسید و بعد او
امیر المؤمنین عمر بن الخطاب است و
بعد او امیر المؤمنین عثمان بن عفان است
و بعد او امیر المؤمنین علی بن ابی طالب
است رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
کسیکہ امیر المؤمنین علی را خلیفہ نداند
او از خوارج است و کسیکہ او را بر
امیر المؤمنین ابوبکر و عمر تفضیل کند او از
روافض است ۔

مخدوم قاضی شہاب الدین نے "تیسیر الاحکام"
میں لکھا ہے کہ کوئی ولی کسی نبی کے مقام کو
نہیں پہنچ سکتا، کیونکہ حضرت امیر المؤمنین ابوبکر صدیق
از روئے حدیث بعد از انبیاء تمام اولیاء سے
افضل ہیں اور وہ کسی پیغمبر کے مقام کو نہ
پہنچے۔ ان کے بعد امیر المؤمنین عمر بن خطاب
ان کے بعد امیر المؤمنین عثمان ابن عفان
اور ان کے بعد امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب
ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین
جو شخص امیر المؤمنین حضرت علی کو خلیفہ
برحق نہ جانے وہ خارجی ہے اور جو شخص
انہیں امیر المؤمنین ابوبکر و عمر سے افضل
قرار دے وہ رافضی ہے ۔ (م)

پھر فرمایا۔

ازیں جا باید دانست کہ در جہان نہ ہمچو مُصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پیرے پیدا شُد و نہ، ہمچو ابُوبکر مُریدے ہویدا گشت. اے عزیز اگرچہ، کمالیت فضائل شیخین بر ختنین بفرطِ تعالیٰ اعتقاد باید کرد اما نہ بر وجہیکہ در کمالیت فضائل ختنین قصورے و نقصانے بخاطر تو رسد، بلکہ فضائل ایشاں و فضائل جملہ اصحاب از عقول بشریہ و افکارِ انسانیہ بسے بالاتر است

جاننا چاہیئے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسا جہان میں نہ کوئی پیر پیدا ہوا اور نہ ابوبکر ایسا کوئی مُرید ظاہر ہوا۔ اے عزیز اگرچہ شیخین (حضرت ابوبکر و عمر) کی ختنین (حضرت عثمان و علی) پر افضلیت کا کامل اعتقاد رکھنا چاہیئے لیکن ایسا نہ ہو کہ حضرت عثمان و علی، کے فضائل کے ناقص ہونے کا تصور تیرے دل میں گزرے بلکہ انکے اور تمام صحابہ کرام کے فضائل عقل بشری اور فکر انسانی سے بہت بلند ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم (مرتب)

پھر فرمایا۔

پس چوں اجماع صحابہ کہ انبیا، صفت اند بر تفضیل شیخین واقع شد و مُرتضیٰ نیز دریں اجماع متفق و شریک بود، مفضلہ را اعتقاد خود غلط کردہ است
اے خانمان ما، فدائے نام مرتضےٰ
دل و جان ما نثار اقدام مرتضیٰ
باد۔ کدام بدبختِ ازل کہ محبت مرتضیٰ در دلش نباشد، و کدام راندۂ درگاہِ مولیٰ کہ اہانتِ او، روا دارد، مفضلہ گمان بردہ است کہ نتیجۂ محبت با مرتضےٰ، تفضیلِ اوست بر شیخین و نمیداند کہ شرط محبت

جب انبیاء صفت صحابۂ کرام کا شیخین کی فضیلت پر اتفاق ہے۔ اور حضرت علی مرتضیٰ بھی اس اجماع میں شریک ہیں۔ لہٰذا مفضلہ (حضرت علی کو شیخین پر فضیلت دینے والوں) کا اعتقاد غلط ہے۔ ہمارا خاندان حضرت علی مرتضےٰ کے نام پر فدا ہو، ہمارا دل و جان حضرت علی مرتضیٰ کے قدموں پر نثار ہو۔ کون ازلی بدبخت ہے، جس کے دل میں حضرت علی مرتضیٰ کی محبت نہ ہوگی اور کون

موافقت است با او نہ مخالفت کہ چوں
مرتضیٰ افضلِ شیخین و ذی النورین را بر
خود روا داشت و اقتداء بایشاں کرد
و حکم ہائے عہدِ خلافت ایشاں را امتثال
فرمود۔ شرطِ محبت با او آں باشد
کہ در راہ و روش با او موافق باشد
نہ مخالف۔

مردودِ درگاہ ان کی توہین کو جائز رکھتا
ہے۔ اہلِ تفضیل کا گمان ہے کہ حضرت علی
مرتضیٰ کی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ انہیں شیخین
پر فضیلت دی جائے۔ اور یہ نہیں سمجھتے کہ
محبت کا تقاضا ان کی موافقت ہے نہ مخالفت
کہ جب علی مرتضیٰ نے شیخین اور ذی النورین
کی فضیلت اپنے اوپر جائز رکھی، انکی اقتدا
کی۔ انکے عہدِ خلافت کے احکام کی تعمیل کی۔ آپ کی

(۲) محبت کی شرط یہ ہے کہ آپ کے طرز و طریق کی موافقت کیجائے نہ کہ مخالفت۔

حضرت میر قدس سرہٗ المنیر نے یہ بحث پانچ ورق سے زائد میں افادہ فرمائی ہے مَنْ طَلَبَ الزِّيَادَةَ فَلْيَرْجِعْ اِلَيْهِ الحمد للہ یہ عقیدہ ہے اہلسنّت و جماعت آدم غلامانِ دودمانِ زید شہید کا۔

وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ



سوال نمبر ۲

رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و عترتہٖ وسلّم نے وقتِ رحلت یا کسی اور وقت اپنے بعد اپنا جانشین کس کو مقرر کیا؟

الجواب

جانشینی ونیابت دو قسم ہے اوّل جزئی مقید کہ امام کسی خاص کام، یا خاص مقام پر عارضی طور پر کسی خاص وقت کے لئے دوسرے کو اپنا نائب کرے۔ جیسے بادشاہ کا لڑائی میں کسی کو سردار بنا کر بھیجنا یا کسی ضلع کی حکومت دینا یا تحصیل خراج پر مامور کرنا۔ یا کہیں جاتے ہوئے انتظام شہر سپرد کر جانا اس قسم کا استخلاف صریح حضور پُر نور سیّد یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وعترتہٖ وازواجہٖ وصحابتہٖ اجمعین وبارک وسلم سے بارہا واقع ہوا۔ جیسے بعض غزوات میں امیر المؤمنین صدیقِ اکبر بعض میں حضرت اُسامہ بن زید، غزوہ ذات السلاسل میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو سپہ سالار بنا کر بھیجا تحصیل زکوٰۃ امیر المؤمنین فاروقِ اعظم وحضرت خالد بن ولید وغیرہما رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو مقرر فرمایا۔ یہ بھی یقیناً حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیابت تھی کہ اخذِ صدقات[1] اصل کام حضور والا صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ کا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ[2]	اُن کے اموال سے صدقہ لے کر انہیں طیب وطاہر بنائیں اور ان کیلئے دُعاءِ خیر کریں، بیشک تمہاری دُعا اُن کیلئے وجہِ سکون ہے (مرتب)

تعلیمِ قرآن ودین کیلئے قرّاء کرام، شہداء عظام کو مقرر فرمایا۔ حضرت عتاب بن اسید مکہ معظمہ حضرت معاذ بن جبل کو ولایت جند، حضرت ابو موسیٰ کو زبید وعدن، حضرت ابو سفیان والد امیر معاویہ یا حضرت عمرو بن حزم کو شہر نجران، حضرت زیاد بن لبید کو حضرموت، حضرت خالد سعید اموی کو صنعا، حضرت عمرو بن العاص کو عمان کا ناظم صوبہ کیا۔ باذان بن ساسان کیانی مغل کو صوبہ داری یمن پر مقرر رکھا۔ امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ کو ملک یمن کا عہدہ قضا بخشا۔ ۸ھ میں حضرت عتاب کو ۹ھ میں حضرت صدیق اکبر کو امیر الحاج بنایا۔ بعض وقائع میں امیر المومنین فاروق اعظم بعض میں حضرت معقل بن لیسار بعض میں حضرت عقبہ کو حکم قضا دیا۔ غزوۂ تبوک کو تشریف لے جاتے وقت امیر المؤمنین علی مرتضیٰ کو اہلبیت کرام، اور غزوۂ بدر میں حضرت ابو لبابہ اور تیرہ غزوات واسفار کو تشریف فرماتے[3] حضرت عبداللہ ابن مکتوم، کو

---

[1] صدقات کا وصول کرنا [2] التوبہ پ ۱۱ آیۃ ۱۰۳ [3] تشریف لے جانا

مدینہ طیبہ کا امیر و والی فرمایا۔ ازانجملہ غزوۂ ابواء کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پہلا غزوہ تھا وغزوۂ بواط وغزوۂ ذی العشیرہ وغزوۂ طلب[1] کرز بن جابر وغزوۂ سویق وغزوۂ غطفان وغزوۂ اُحد وغزوۂ حمراء الاسد وغزوۂ نجران وغزوۂ ذات الرقاع وسفر حجۃ الوداع کہ حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پچھلا سفر تھا رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین لخصنا کل ذٰلک من صحیح البخاری و شروحہ والمواھب اللدنیۃ والمنح المحمدیۃ وشرحھا للزرقانی والاصابۃ فی تمییز الصحابۃ للامام الحافظ العسقلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین[2]

دوم :۔ کلی مطلق کہ حیاتِ مستخلف سے جمع نہیں ہو سکتی یعنی امام کا اپنے بعد کسی کیلئے امامتِ کبریٰ کی وصیت فرمانا اس کی نصِ صریح علی الاعلان بتصریحِ تام حضور اعلیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی کے واسطے نہ فرمائی ورنہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ضرور پیش کرتے اور قریش و انصار میں دربارۂ خلافت مباحثے مشورے نہ ہوتے۔

امیر المومنین، امام الاشجعین اسد اللہ الغالب علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے باسانیدِ صحیح تو یہ ثابت کہ جب اُن سے عرض کی گئی ۔ استخلف علینا ۔ ہم پر کسی کو خلیفہ کر دیجئے۔ فرمایا۔

لا ولکن اترککم کما ترککم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	میں کسی کو خلیفہ نہ کروں گا۔ بلکہ یوں ہی چھوڑونگا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھوڑ گئے تھے[3]

اخرجہ الامام احمد بسندِ حسن والبزار بسند قوی والدار قطنی وغیرہم۔ بزار کی روایت میں بسندِ صحیح

---

[1] یہ جہاد کرز بن جابر فہری کی گوشمالی کیلئے تھا۔ جو مدینہ منورہ کے اونٹ ہانک کرلے گیا تھا۔ اسے بدرِ اُولیٰ بھی کہتے ہیں۔

[2] یہ خلاصہ ہے۔ جو صحیح بخاری اور اس کی شروح، مواہب لدنیہ اور اس کی شرح زرقانی اور اصابہ، تصنیف امام ابن حجر عسقلانی سے ماخوذ ہے۔

[3] الصواعق المحرقہ :۔ ص ۴۶

ہے۔ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا۔

مَا اسْتَخْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَسْتَخْلِفُ عَلَیْکُمْ ؎۱	رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی کو خلیفہ نہ کیا کہ میں کروں

دارقطنی کی روایت میں فرمایا۔

دَخَلْنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ، اِسْتَخْلِفْ عَلَیْنَا قَالَ لَا اِنْ یَعْلَمِ اللّٰہُ فِیْکُمْ خَیْرًا یُّوَلِّ عَلَیْکُمْ خَیْرَکُمْ ، قَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَعَلِمَ اللّٰہُ فِیْنَا خَیْرًا فَوَلّٰی عَلَیْنَا اَبَا بَکْرٍ ؎۲	ہم نے خدمتِ اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ ہم پر کسی کو خلیفہ فرما دیجئے ارشاد ہوا ، نہ ، اگر اللہ تعالیٰ تم میں بھلائی جانے گا تو جو تم میں سب سے بہتر ہے اُسے تم پر والی فرما دیگا۔ حضرت مولیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا رب العزت جل وعلا نے ہم میں بھلائی جانی پس ابوبکر کو ہمارا والی فرمایا۔ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)

امام اسحاق بن راہویہ و دارقطنی و ابن عساکر وغیرہم بطرق عدیدہ و اسانید کثیرہ راوی۔ دو شخصوں نے امیرالمؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ان کے زمانہ خلافت میں دربارۂ خلافت استفسار کیا

اَعَھْدٌ عَھِدَہٗ اِلَیْکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمْ رَاْیٌ رَاَیْتَہٗ	کیا یہ کوئی عہد و قرار داد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے ہے یا آپ کی رائے ہے
فرمایا۔ بَلْ رَاْیٌ رَاَیْتُہٗ ؎۳	بلکہ ہماری رائے ہے
اَمَّا اَنْ یَّکُوْنَ عِنْدِیْ عَھْدٌ مِّنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ	رہا یہ کہ اس باب میں میرے لئے حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی عہد

؎۱ الصواعق المحرقہ ، ص ۴۶ ؎۲ ایضاً ، ص ۴۷ ؎۳ ایضاً ، ۴۸

عَہدَہٗ اِلَیَّ فِیْ ذَالِکَ فَلَا وَاللّٰہِ ۔
لَئِنْ کُنْتُ اَوَّلَ مَنْ صَدَّقَ بِہٖ فَلَا
اَکُوْنُ اَوَّلَ مَنْ کَذَبَ عَلَیْہِ، وَلَوْ کَانَ
عِنْدِیْ مِنْہُ عَہْدٌ فِیْ ذَالِکَ مَا
تَرَکْتُ اَخَا بَنِیْ تَیْمِ بْنِ مُرَّۃَ ،
یَثُوْبَانِ عَلٰی مِنْبَرِہٖ وَلَقَاتَلْتُھُمَا
وَلَوْ لَمْ اَجِدْ اِلَّا بُرْدَتِیْ ھٰذِہٖ
وَلٰکِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ لَمْ یُقْتَلْ قَتْلًا وَلَمْ یَمُتْ
فُجَاءَۃً مَکَثَ فِیْ مَرَضِہٖ اَیَّامًا وَلَیَالِیَ
یَاْتِیْہِ الْمُؤَذِّنُ یُؤْذِنُہٗ بِالصَّلٰوۃِ ،
فَیَاْمُرُ اَبَابَکْرٍ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ وَ
ھُوَ یَرٰی مَکَانِیْ وَلَقَدْ اَرَادَتْ
اِمْرَاَۃٌ مِّنْ نِّسَائِہٖ تَصْرِفُہٗ عَنْ
اَبِیْ بَکْرٍ فَاَبٰی وَغَضِبَ وَقَالَ اَنْتُنَّ
صَوَاحِبُ یُوْسُفَ مُرُوْا اَبَابَکْرٍ ،
فَلْیُصَلِّ بِالنَّاسِ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَظَرْنَا فِیْ
اُمُوْرِنَا فَاخْتَرْنَا لِدُنْیَانَا مَنْ رَضِیَہٗ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لِدِیْنِنَا وَکَانَتِ الصَّلٰوۃُ عُظْمَ الْاِسْلَامِ

وقرار داد فرمایا ہو۔ سو خدا کی قسم ایسا
نہیں اگر سب سے پہلے میں نے حضور کی
تصدیق کی تو میں سب سے پہلے حضور پر افترا
کرنے والا نہ ہوں گا۔ اور اگر اس باب میں
حضور والا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے
میرے پاس کوئی عہد ہوتا تو میں ابوبکر و عمر کو منبر
اطہر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جست
نہ کرنے دیتا۔ اور بیشک میں اپنے ہاتھ سے ان
کے ساتھ قتال کرتا۔ اگرچہ اپنی اس چادر کے
سوا کوئی ساتھی نہ پاتا۔ بات یہ ہوئی کہ،
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معاذ اللہ
کچھ قتل نہ ہوئے نہ لیکایک انتقال فرمایا۔ بلکہ
کئی دن رات حضور کو مرض میں گزرے۔ موذن
آتا۔ نماز کی اطلاع دیتا۔ حضور ابوبکر کو امامت کا
حکم فرماتے حالانکہ میں کہیں غائب نہ تھا
اور خدا کی قسم ازواج مطہرات سے ایک بی بی
نے اس معاملہ کو ابوبکر سے پھیرنا چاہا حضور
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ مانا اور
غضب کیا اور فرمایا تم وہی یوسف والیاں ہو
ابوبکر کو حکم دو کہ امامت کرے پس جبکہ حضور
پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا

---

۱ الصواعق المحرقۃ۔ ص ۴۷

وَ قَوّا مَرَا لِذِیْنِ فَبَا یَعْنَا اَبَابَکْرٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وَ کَانَ بِذٰلِکَ اَصْلاً لَمْ یَخْتَلِفْ عَلَیْہِ مِنَّا اِثْنَانِ ۔ [1]

ہم نے اپنے کاموں میں نظر کی تو اپنی دنیا یعنی خلافت کے لئے اُسے پسند کر لیا ۔ جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے دین یعنی نماز کیلئے پسند فرمایا تھا کہ نماز تو اسلام کی بزرگی اور دین کی درستی تھی۔ لہذا ہم نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت کی اور وہ اسکے لائق تھے۔ ہم میں سے کسی نے اس بارہ میں اس کا خلاف نہ کیا ۔

یہ سب کچھ ارشاد کر کے حضرت مولیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنیٰ نے فرمایا ۔

فَاَدَّیْتُ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ حَقَّہٗ وَ عَرَفْتُ لَہٗ طَاعَتَہٗ وَ غَزَوْتُ مَعَہٗ فِیْ جُنُوْدِہٖ وَ کُنْتُ اٰخُذُ اِذَا اَعْطَانِیْ وَ اَغْزُوْا اِذَا اَغْزَانِیْ وَ اَضْرِبُ بَیْنَ یَدَیْہِ الْحُدُوْدَ بِسَوْطِیْ [1]

پس میں نے ابوبکر کو ان کا حق دیا اور انکی طاعت لازم جانی ۔ اور اُن کے ساتھ ہو کر انکے لشکروں میں جہاد کیا اور جب وہ مجھے بیت المال سے کچھ دیتے، میں نے لیتا اور جب مجھے لڑائی پر بھیجتے میں جاتا اور انکے سامنے تازیانے سے حد لگاتا ۔

پھر بعینہٖ یہی مضمون امیر المومنین فاروق اعظم و امیر المومنین عثمان غنی کی نسبت ارشاد فرمایا ۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

ہاں البتہ ارشادات جلیلہ واضحہ باہرہ فرمائے [2] ۔

مثلاً ایک بار ارشاد ہوا ۔ میں نے خواب دیکھا ۔ کہ میں ایک کنوئیں پر ہوں ۔ اس پر ایک ڈول ہے ۔ میں اس سے پانی بھرتا رہا جب تک اللہ نے چاہا ۔ پھر ابوبکر نے ڈول لیا ۔ وہ ایک بار کھینچا پھر وہ ڈول ایک پل ہو گیا جسے چرسہ [3] کہتے ہیں ۔ اسے عمر نے لیا تو میں نے کسی سوار زبردست کو اس

---

[1] الصواعق المحرقہ ۔ ص ۷۴ [2] نبی کریم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے [3] بڑا ڈول

کام میں اس کے مثل نہ دیکھا۔ یہاں تک کہ تمام لوگوں کو سیراب کر دیا کہ پانی پی پی کر اپنی فرودگاہ کو واپس ہوئے۔ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَعَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ ؎

امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں۔

میں نے بارہا، بکثرت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ہوا میں اور ابوبکر و عمر، یا میں نے اور ابوبکر و عمر نے، چلا میں اور ابوبکر و عمر، رَوَاہُ الشَّیْخَانِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا ؎

ایک بار حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،

آج کی رات ایک مردِ صالح (یعنی خود حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے خواب دیکھا کہ ابوبکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متعلق ہیں اور عمر ابوبکر سے اور عثمان عمر سے" جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ جب ہم خدمتِ اقدس حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اُٹھے۔ آپس میں تذکرہ کیا کہ وہ مردِ صالح تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ اور بعض کا بعض سے تعلق وہ اس امر کا والی ہونا جس کے ساتھ حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہیں رَوَاہُ عَنْہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالْحَاکِمُ" ؎

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ مجھے بنی مصطلق نے خدمتِ اقدس حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بھیجا۔ کہ حضور سے دریافت کروں۔ حضور کے بعد ہم اپنے اموال زکوٰۃ کس کے پاس بھیجیں؟ فرمایا ابوبکر کے پاس۔ عرض کی اگر انہیں کوئی حادثہ پیش آئے تو کسے دیں؟ فرمایا عمر کو۔ عرض کی جب اُن کا بھی واقعہ ہو تو فرمایا عثمان کو، رَوَاہُ عَنْہُ فِی الْمُسْتَدْرَکِ وَقَالَ صَحِیْحٌ ؎

؎ الصواعق المحرقہ، ص ۴۴ (ترجمہ عربی عبارت) اس حدیث کو امام بخاری و مسلم نے حضرت ابوہریرہ اور ابن عمر سے روایت کیا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم، ؎ یعنی اکثر اپنے ساتھ صدیقِ اکبر اور فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ذکر فرماتے۔

؎ مشکوٰۃ شریف ص ۵۵۹ (ترجمہ عربی) اس حدیث کو امام بخاری و مسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔

؎ مشکوٰۃ شریف ص ۵۶۳ (ترجمہ عربی) اس حدیث کو ابوداؤد اور امام حاکم نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

؎ اس حدیث کو امام طبرانی نے معجم کبیر میں حضرت عصمہ ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ اور امام جلال الدین سیوطی نے اسے حسن قرار دیا۔

ایک بی بی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئیں اور کچھ سوال کیا۔ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ پھر حاضر ہو، انہوں نے عرض کیا آؤں اور حضور کو نہ پاؤں، فرمایا۔ مجھے نہ پائے تو ابوبکر کے پاس آنا۔ رَوَاہُ الشَّیْخَانِ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یونہی ایک مرد سے ارشاد فرمانا مروی کہ میں نہ ہوں تو ابوبکر کے پاس آنا۔ عرض کی جب انہیں نہ پاؤں؟ فرمایا۔ تو عمر کے پاس۔ عرض کی جب وہ بھی نہ ملیں فرمایا، عثمان کے پاس اَخْرَجَہٗ اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَۃِ وَالطَّبْرَانِیُّ عَنْ سَھْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَۃَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ایک شخص سے کچھ اونٹ قرضوں پر خریدے یہ واپس جاتا تھا کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ سے ملے حال پوچھا۔ اس نے بیان کیا، فرمایا حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پھر حاضر ہو وہ پھر حاضر ہوا۔ اور عرض کیا اگر حضور کو کچھ حادثہ پیش آجائے۔ تو میری قیمت کون ادا کرے گا؟ فرمایا ابوبکر پھر دریافت کیا۔ اور جو ابوبکر کو کچھ حادثہ پیش آجائے تو کون دے گا۔ فرمایا عمر۔ پھر دریافت کیا کہ انہیں بھی کچھ حادثہ درپیش ہو فرمایا۔ وَیْحَکَ اِذَا مَاتَ عُمَرُ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَمُوْتَ فَمُتْ "ہائے نادان جب عمر مر جائے تو اگر مر سکے مر جانا" رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ عَنْ عِصْمَۃَ بْنِ مَالِکٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وَحَسَّنَہُ الْاِمَامُ جَلَالُ الدِّیْنِ السُّیُوْطِیُّ

انہیں اشاراتِ جلیلہ سے ہے حضورِ پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایامِ مرضِ وفاتِ اقدس میں صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنی جگہ امامتِ مسلمین پر قائم کرنا اور دوسرے کی امامت پر راضی نہ ہونا، غضب فرمانا، جس سے امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ نے استناد فرمایا کہ رَضِیَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لِدِیْنِنَا اَفَلَا نَرْضَاہُ لِدُنْیَانَا "رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں چن لیا۔ ہمارے دین کی پیشوائی کو کیا ہم پسند نہ کریں اپنی دنیا کی امامت کو؟

اور نہایت روشن و صریح، قریب نص و تصریح وہ ارشادِ اقدس ہے کہ امام احمد و ترمذی نے بافادۂ تحسین اور ابن ماجہ و ابن حبان و حاکم نے بافادۂ تصحیح، اور ابوالمحاسن رویانی نے حضرت حذیفہ بن الیمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ترمذی و حاکم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور طبرانی نے حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور پُرنور سیدِ یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہٖ واصحابہٖ و بارک وسلم نے فرمایا۔

اِنِّی لَا اَدْرِیْ مَا بَقَائِیْ فِیْکُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَفِیْ لَفْظٍ اِقْتَدُوْا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ مِنْ اَصْحَابِیْ اَبَا بَکْرٍ وَعُمَرَ [1]

میں نہیں جانتا میرا رہنا تم میں کب تک ہو لہٰذا تمہیں فرماتا ہوں کہ میرے اِن دو صحابیوں کی پیروی کرو جو میرے بعد ہوں گے ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

ایک بار آخر حیاتِ اقدس میں نصِ صریح بھی فرما دینا چاہا تھا۔ پھر خدا اور مسلمانوں پر چھوڑ کر حاجت نہ سمجھی۔ امام احمد و امام بخاری و امام مسلم اُم المومنین صدیقہ محبوبۂ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وعلیہا وسلم سے راوی کہ وہ ارشاد فرماتی ہیں۔

قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِہِ الَّذِیْ مَاتَ فِیْہِ اُدْعِیْ لِیْ اَبَاکِ وَاَخَاکِ حَتّٰی اَکْتُبَ کِتَابًا فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَّتَمَنّٰی مُتَمَنٍّ وَیَقُوْلَ قَائِلٌ اَنَا اَوْلٰی وَیَاْبَی اللّٰہُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَکْرٍ [2]

حضورِ اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جس مرض میں انتقال فرمانے کو ہیں اس میں مجھ سے فرمایا۔ اپنے باپ اور بھائی کو بُلا لے کہ میں ایک نوشتہ تحریر فرما دوں مجھے خوف ہے کوئی تمنا کرنے والا تمنا کرے اور کہنے والا کہہ اُٹھے کہ میں زیادہ مستحق ہوں اور اللہ نہ مانے گا اور مسلمان نہ مانیں گے مگر ابوبکر کو۔

امام احمد کے ایک لفظ یہ ہیں کہ فرمایا:۔

اُدْعِیْ لِیْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ بَکْرٍ اَکْتُبْ لِاَبِیْ بَکْرٍ کِتَابًا لَا یَخْتَلِفُ عَلَیْہِ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَ دَعِیْہِ مَعَاذَ اللّٰہِ اَنْ یَّخْتَلِفَ الْمُؤْمِنُوْنَ فِیْ اَبِیْ بَکْرٍ

الصواعق المحرقہ صفحہ ۲۲ [3]

عبدالرحمٰن بن ابی بکر کو بُلا لاؤ کہ میں ابوبکر کیلئے نوشتہ لکھ دوں کہ اُن پر کوئی اختلاف نہ کرے، پھر فرمایا۔ رہنے دو خدا کی پناہ کہ مسلمان اختلاف کریں ابوبکر کے بارے میں

---

[1] مشکوٰۃ شریف ص ۵۶۰ الصواعق المحرقہ ص ۲۱ [2] ایضاً ص ۵۵

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی الْحَبِیْبِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ
وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَ
عِلْمُہٗ اَحْکَمُ

مطبوعات مکتبہ رضویہ لاہور

اقامۃ القیامۃ	از اعلیحضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی (اخباری کاغذ)	۰.۶۰ پیسے
رادّ القحط والوباء بدعوۃ الاکثار	〃 〃 〃 〃 〃	۰.۹۰ 〃
الحجۃ الفائحہ واتیان الارواح	〃 〃 〃 〃	۰.۶۰ 〃
ایذان الاجر	〃 〃 〃 〃	۰.۸۵ 〃
النیرۃ الوضیئہ	〃 〃 〃 〃	زیر طبع
مجموعہ بذل الجوائز	〃 〃 〃 〃	〃
نام حق مع حاشیہ فضل حق	از محمد عبد الحکیم شرف قادری	۰.۶۵ 〃
ذکر بالجہر	از مولانا غلام رسول سعیدی جامعہ نعیمیہ لاہور	۱.۵۰ 〃
الکافی شرح ایساغوجی	از مولانا فضل حق رام پوری	۰.۶۰ 〃
حاشیہ مولانا احمد حسن کانپوری	علی حمد اللہ شرح سلم	۲.۲۵ 〃

ملنے کا پتہ

جماعت اہل سنت پاکستان چکوال مدرسہ اسلامیہ اشاعت العلوم چکوال جہلم
مکتبہ رضویہ مکان نمبر ۱۱۱ محلہ اچینت گڑھ انجن شیڈ لاہور

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کون ہیں؟

(کتب شیعہ کی روشنی میں)

-: تحریر :-

مولانا صوفی غلام رسول مدظلہٗ نارووال

پہلے مسلمان | جو سب سے پہلے دینِ اسلام میں داخل ہوئے۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دستِ شفقت پر بیعت کی۔

(ناسخ التواریخ جلد ۲ ص ۵۶۳)

مولیٰ علی کے امام | جن کے پیچھے حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ نے نمازیں پڑھیں۔
(احتجاج طبرسی مطبوعہ نجف اشرف ص ۲۰، حق الیقین مطبوعہ تہران ص ۲۲۱
ضمیمہ ترجمہ مقبول مطبوعہ لاہور ص ۴۱۵، جلاء العیون مطبوعہ تہران ص ۱۵۰)

خلیفۂ اوّل | جن کے مبارک ہاتھوں پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد علی المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ نے بیعت کی (احتجاج طبرسی ص ۵۴
حق الیقین ص ۱۹۱، نہج البلاغہ حصہ دوم مطبوعہ لاہور ص ۲۸۶، کتاب الروضہ، فروع کافی
جلد سوم ص ۲۲۹، ایضاً ص ۲۲۱، تاریخ روضۃ الصفا جلد دوم مطبوعہ لکھنؤ ص ۲۲۰،
جلاء العیون اردو ص ۱۵۴)

افضلِ امت | جن کے متعلق حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل کا منکر نہیں ہوں لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے افضل ہیں (احتجاج طبرسی
ص ۲۴۷، ایضاً ص ۲۴۸)

صاحبِ صدق وصفا جن کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر صحابہ کی مجلس میں بیان فرمایا کرتے تھے۔ کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے تم سے نماز اور روزہ زیادہ ادا کرنے میں فوقیت حاصل نہیں کی۔ بلکہ ان کے صدق وصفاء قلبی کی وجہ سے ان کی عزت اور وقار بڑھ گیا۔ (مجالس المؤمنین مطبوعہ تہران ص ۹۰)

لقب صدّیق جن کے متعلق حضرت علی المرتضےٰ شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا۔ کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جبلِ حرا پر تھے تو پہاڑ نے جنبش کی۔ حضور نے فرمایا ٹھہر جا تجھ پر ایک نبی (یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) دوسرا صدیق (یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ) تیسرا شہید (یعنی حضرت علی المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ) بیٹھے ہیں۔ (احتجاج طبرسی ص ۱۱۶)

جن کے متعلق حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے فرمایا۔ کہ جب رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم غار میں تھے تو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو آپ نے فرمایا کہ میں جعفر اور اس کے ساتھیوں کی کشتی کو دیکھ رہا ہوں جو دریا میں کھڑی ہے اور میں انصارِ مدینہ کو بھی دیکھ رہا ہوں جو اپنے گھروں میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ تو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان کو دیکھ رہے ہیں؟ تو حضور نے فرمایا، ہاں۔ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی حضور! مجھے بھی دکھا دیجئے۔ حضور نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کی آنکھوں کو اپنے دستِ پاک سے مس فرمایا تو اُن (یعنی ابوبکر صدیق) کو تمام منظر نظر آنے لگا تو حضور نے فرمایا "اَنْتَ الصِّدِّیْقُ" تو صدیق ہے (تفسیر قمی ص ۲۶۶)

کسی شخص نے امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے تلوار کو چاندی سے مرصع کرنے کے متعلق دریافت کیا تو امام نے فرمایا بہتر ہے۔ کیونکہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے اپنی تلوار کو مرصع کیا تھا۔ راوی کہنے لگا۔ آپ ان کو صدیق کہتے ہیں؟ امام غضب ناک ہو کر اپنے مقام سے اُٹھے اور کہنے لگے۔ نَعَمْ الصِّدِّیْق، نَعَمْ الصِّدِّیْق، نَعَمْ الصِّدِّیْق۔ ہاں وہ صدیق ہیں، ہاں وہ صدیق ہیں، ہاں وہ صدیق ہیں، جو ان کو صدیق نہ کہے خدا اسکو دنیا اور آخرت میں جھوٹا کرے (کشف الغمہ فی معرفۃ الائمۃ مطبوعہ تہران ص ۲۲۰)

خلیفۂ بلافصل جن کے متعلق حضور نے اپنی زندگی میں ہی اپنی ازواج مطہرات حضرت عائشہ صدیقہ بنت صدیق اور حضرت حفصہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو فرما دیا تھا کہ میرے بعد عائشہ کا باپ (یعنی ابوبکر صدیق) خلیفہ ہوگا اور اُن کے بعد حفصہ کا باپ (یعنی فاروق اعظم) (ترجمہ مقبول ص ۱۱۷، تفسیر قمی ص ۶۸۷)

نبی کا ساتھی جن کے متعلق مولا کریم نے شب ہجرت پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا کہ حضرت علی کو بستر پر لٹا دو اور ابوبکر صدیق کو ساتھ لے جاؤ۔

(آثارِ حیدری مطبوعہ لاہور ص ۴۰۱)

ظاہر و باطن جن کے متعلق شب ہجرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوبکر بے شک اللہ تعالیٰ تیرے دل پر مطلع ہوا اور خدا نے تیرے ظاہری جواب کو باطن کے مطابق پایا۔ خدا تعالیٰ نے تجھے مجھ سے بمنزلہ کان، آنکھ اور سر کے بنایا ہے۔ اور جس طرح روح بدن کیلئے ہوتی ہے۔ اسی طرح علی ہے، کیونکہ وہ بھی مجھ سے اسی طرح قریب ہے۔ (تفسیر حسن عسکری مطبوعہ تہران ص ۱۹۰)

کاندھے پر سواری جنہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو شب ہجرت سواری کے علاوہ اپنے کاندھوں پر اٹھا کر غارِ ثور تک پہنچایا۔ جن کا فرزند ارجمند تین دن تک غارِ ثور میں اپنے گھر سے کھانا پہنچاتا رہا (حملہ حیدری مطبوعہ تہران ص ۱۴۱)

امامِ حیات وبعد از وصال جن کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ پڑھنے کے لئے صحابہ نے منتخب فرمایا۔ لیکن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مشورہ دیا کہ صدیق اکبر زندگی میں اور بعد از وصال حضور بھی ہمارے امام ہیں، لیکن حضور کا جنازہ بغیر امام ہوگا۔ چنانچہ پھر دس، دس حضرات نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر جنازہ پڑھا، حتیٰ کہ تمام فرشتوں اور تمام مہاجرین وانصار، خورد و بزرگ، مرد و زن اہلِ مدینہ و اطرافِ مدینہ تمام نے نمازِ جنازہ پڑھی۔ (حیات القلوب مطبوعہ لکھنؤ جلد دوم ص ۸۶۶، جلاء العیون ص ۷۸، اصول کافی مطبوعہ تہران ص ۲۴۵)

جہیز کی خریداری جن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیاری بیٹی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے لئے جہیز خریدنے پر مقرر فرمایا۔ ابوبکر صدیق کی معیت میں چند صحابہ کو

بازار بھیجا - جن میں حضرت بلال کو خوشبو خریدنے پر مقرر فرمایا - عمار بن یاسر اور دیگر صحابہ دوسرا سامان خریدتے تھے - جب سامان خرید چکے تو کچھ اسباب ابوبکر نے اُٹھایا - اور باقی سامان دیگر صحابہ نے اُٹھایا جب حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور ہر ایک چیز کو اپنے ہاتھ میں لیتے اور ملاحظہ فرماتے اور دُعا کرتے کہ خداوندا یہ چیزیں میری اہلبیت پر مبارک ہوں۔ (جلاءُ العیون ص ۱۱۸)

مشورۂ نکاح

جن سے ساتھ حضور نے مشورہ کیا کہ فاطمۃ الزہرا کی شادی کس کے ساتھ ہونی چاہیئے - تو صدیق نے عرض کی علی ابن ابی طالب سے۔

(جلاءُ العیون ص ۱۱۳)

بیٹی کا رشتہ

جنہوں نے اپنی پیاری بیٹی حضرت عائشہ صدیقہ کا نکاح محبوب خدا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ (حیات القلوب جلد دوم ص ۲۷۲)

اللہ کی معیت

جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہمراہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ غارِ ثور میں تھے، اور دشمن وہاں پہنچے تو اس وقت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو غم ہوا کہ کہیں دشمن رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف نہ پہنچائیں تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا - اے میرے محبوب اپنے یارِ غار کو فرما دو " لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا " یعنی غم نہ کر بیشک اللہ ہم دونوں کے ساتھ ہے (ترجمہ مقبول ص ۲۸۴ پارہ ۱۰ سورۂ توبہ)

علی کی عقیدت

جن کے مقدس نام پر علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے اپنے ایک بیٹے کا نام ابوبکر رکھا - جو میدانِ کربلا میں اپنے بھائی حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پہلے کئی بے دینوں کو جہنم واصل کرتا ہوا شہید ہوا۔

(جلاءُ العیون ۴۱۴ ، روضۃ الشہداء ص ۲۹۲ ، ایضاً ص ۲۱۹)

معیارِ خلافت

جن کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے خلیفۂ اوّل تسلیم کیا - اور جب خلیفۂ سوم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ شہید ہو گئے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے دستِ مبارک پر لوگوں نے بیعت کی تو آپ نے (یعنی علی المرتضےٰ) نے مختلف شہروں میں خطوط لکھے - جن میں ایک خط آپ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو لکھا - جس کی عبارت یہ تھی مجھ سے انہی لوگوں نے بیعت کی ہے جنہوں نے ابوبکر اور عمر اور عثمان سے بیعت کی تھی لہذا نہ تو حاضر

کے لئے حق باقی رہ گیا ہے کہ وہ بیعت میں اختیار سے کام لے اور نہ غیر حاضر کے لئے حق ہے کہ وہ بیعت سے روگردانی کرے، شوریٰ تو مہاجرین و انصار کے لئے ہے۔ اگر انہوں نے کسی آدمی کے انتخاب پر اتفاق کرلیا اور اسے امام قرار دے دیا تو یہ اللہ کی اور پوری اُمت کی رضامندی کے لئے کافی ہے۔

(نہج البلاغۃ لاہوری جلد دوم ص ۴۰، نہج البلاغۃ مصری جلد سوم، نہج البلاغت فیض الاسلام مطبوعہ تہران ص ۸۳۱) فقط

(بشکریہ ماہنامہ رضائے مصطفیٰ، رجمادی الاخریٰ ۱۳۸۷ھ)

ملنے کا پتہ

انجمن رضائے حبیب ، مریدکے ضلع شیخوپورہ

مولانا الحاج محمد منشا تابش القمر قصوری، فردوس ٹیلرز مریدکے ضلع شیخوپورہ

جامعہ نظامیہ رضویہ، اندرون لوہاری دروازہ لاہور

مولانا غلام رسول سعیدی، جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

مکتبہ نبویہ، و مکتبہ حامدیہ، گنج بخش روڈ لاہور

رضوی کتب خانہ اُردو بازار لاہور

مولانا صاحبزادہ ابوالعطاء محمد ظہور اللہ ناظم مکتبہ نوریہ نعیمیہ بصیرپور ضلع ساہیوال

مولانا محمد انور القادری کتب فروش جامعہ مظہریہ امدادیہ، بندیال شریف ضلع سرگودھا

مولانا حافظ محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی "المصطفیٰ" رضویہ سٹریٹ گلشن کالونی لاہور

سیف الجبار

تصنیف : سیف اللہ المسلول معین الحق شاہ فضل رسول قادری بدایونی قدس سرہ

تقدیم وتحشیہ : از محمد عبدالحکیم شرف قادری

صفحات : ۲۱۶ سائز : ۱۸×۲۳

قیمت : چار روپے پچاس پیسے

ناشر : مکتبہ رضویہ لاہور ، مکتبہ رضائے حبیب مریدکے (شیخوپورہ)

محمد ابن عبدالوہاب نجدی نے سرزمین عرب میں مسلکِ اہلِ سنت وجماعت کے مخالف عقائد و افکار کی ترویج و اشاعت میں نہایت سرگرمی کا مظاہرہ کیا اور ترغیب و ترہیب کے ذریعے عوام و خواص کو اپنی جماعت میں شامل کیا ، عام اہلِ اسلام کو کافر و مشرک قرار دیکر ان کے قتل اور مال و اسباب لوٹنے کو جائز قرار دیا ، اپنے معتقدین کا ایک لشکرِ جرار تیار کر کے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ پر حملہ آور ہوا اور وہاں قتل و غارت گری اور مقاماتِ مقدسہ کو منہدم کرنے کا وہ سلسلہ شروع کیا کہ الامان ، الحفیظ !

ہندوستان میں مسلمانوں کے دلوں سے حُبِّ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کو ختم کرنے کی نجدی تحریک کی صدائے بازگشت شاہ اسمٰعیل دہلوی کی تصنیف "تقویۃ الایمان" کے ذریعے سنی گئی ، اہلِ علم نے اپنا فریضۂ منصبی ادا کرتے ہوئے اپنی اپنی جگہ پر اسکا رد کیا ، اور اہلِ سنت کے عقائد کے تحفظ کی کوشش کی مولانا شاہ فضل رسول بدایونی مولوی اسمٰعیل دہلوی کے ہمعصر تھے انہوں نے "سیف الجبار" میں نجدیت کی مفصل تاریخ ، ان کے ہولناک مظالم کو بیان کیا ۔ محمد بن عبدالوہاب نجدی اور شاہ اسمٰعیل دہلوی کے افکار کی ہم آہنگی کو اجاگر کیا ہے نیز مسلکِ اہلِ سنت وجماعت کو کتاب و سنت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی ، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور شاہ رفیع الدین محدث دہلوی رحمہم اللہ تعالیٰ کے اقوال کی روشنی میں ثابت فرمایا ہے ۔ پیشِ نظر ایڈیشن میں فہرست ، مقدمہ ، جستہ جستہ مقامات پر حواشی کا اضافہ کیا گیا ہے ۔ آخر میں علامۂ جلیل مولانا حکیم برکات احمد ٹونکی رحمہ اللہ تعالیٰ کے دو مکتوب شامل کر دیئے ہیں ۔

ملنے کا پتہ :۔ انجمن اسلامیہ اشاعت العلوم چکوال ضلع جہلم

یا اللہ جل جلالہٗ

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

چو شوریدگاں مے پرستی کنند
بر آواز دولاب مستی کنند
(سعدی)

محمد حفیظ الرحمٰن عصری

قوالی کی شرعی حیثیت

از قلم

استاذ العلماء مولانا عطا محمد صاحب دام ظلہٗ بندیال شریف
ضلع سرگودہا

ناشر
مکتبہ رضائے حبیب
مرید کے ضلع شیخوپورہ